اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ؛؛

نمبر (۴۹) مطبوعہ ۷ دسمبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ [illegible]

قیمت بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۔ [illegible]

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک شخص کے نام پرفی کاپی [illegible]

ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ۔ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ؛؛

ایڈیٹوریل

مسیح کا جی اُٹھنا

قبل اس کے ۔ کہ ہم مسیح کے جی اُٹھنے کی نسبت بعض ملحدوں اور منکروں کے قیاس رویت خیالی کے تردید ی مضمون کے سلسلہ کو ختم کریں ۔ یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ کہ دو ایک اور اُس کی حقیقی رویتوں مندرجہ عہد جدید کا ذکر کریں ۔ تاکہ بخوبی معلوم ہوجائے ۔ کہ بقول لوقا طبیب کاتب انجیل " اُس نے اپنے شاگردوں پر اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا تھا ؛؛ جی اُٹھنے کے بعد کی اُس کی مختلف کم از کم دس رویتوں کا بیان عہد جدید میں ملتا ہے جن سے نہ صرف اُس کا شاگردوں کو یک نگاہ نظر آنا ۔ اور فوراً غایب ہوجانا ۔ بلکہ مدیران کے ساتھہ ہمکلام ہونا ۔ اُن کے ساتھہ کہانا ۔ اور اپنی جسمانی ہیئت کذائی کو ظاہر کرنا ثابت ہوتا ہے ؛ گذشتہ اشاعت میں اُس کا عماؤس کی راہ میں دو شاگردوں کو نظر آنے ۔ اُن کے ہمراہ گفتگو کرتے ہوئے مکان تک پہنچنے ۔ اور اُن کے ساتھہ روٹی کہانے میں شریک ہونے کا ذکر کیا گیا ۔ اور اب ہم ایک اور رویت کا ذکر کریں گے جس سے خیالی رویت کا قیاس کلیتاً باطل و عاطل ٹھہرے گا ۔ اور ثابت و ظاہر ہوگا کہ کوئی خیالی غیر حقیقی صورت نہیں بلکہ وہی مسیح تھا جو بیت لحم میں پیدا ہوا ناصرہ میں پرورش پائی ۔ جو قریب ساڑھے تین برس تک اپنے شاگردوں کے درمیان رہا ۔ یروشلم کے کوچوں میں پہرا ۔ ہیکل میں وعظ کیا معجزات دکھلائے ۔ اور بالآخر مصلوب و مدفون ہوا ۔ اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا ۔ اور اپنے شاگردوں کو اُسی مصلوب شدہ جسم سے بار بار دکھلائی دیا ؛ چنانچہ یوحنا رسول اپنی انجیل کے ۲۰ باب میں لکھتا ہے ۔ کہ ہفتہ کے پہلے دن یعنے اتوار کی شام کو جبکہ شاگرد ایک مکان میں جس کے دروازے یہودیوں کے ڈر سے بند کر رکھے تھے جمع تھے اور غالباً انہی باتوں کا تذکرہ باہم کر رہے تھے ۔ کہ اتنے میں یسوع اُن کے درمیان آکھڑا ہوا ۔ اور اُنہیں کہا تم پر سلام ۔ اور وہ اُس کو دیکھہ کر خوش ہوئے ۔ لیکن تھوما اس رویت کے وقت غیر حاضر تھا ۔ اور جب اور شاگردوں نے اُس سے کہا ۔ کہ ہم نے خداوند کو دیکھا ہے ۔ تو اُس نے اُن کے کہنے پر یقین نہ کیا ۔ اور کہا ۔ کہ " جب تک کہ میں اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ دیکھوں ۔ اور کیلوں کے نشانوں میں اپنی اُنگلیاں نہ ڈالوں (جو بھالے سے چھید اگیا تھا) کبھی یقین نہ کروں گا " تھوما کی اس درخواست تحقیقات موشگاف اور اطمینان بخش کے لئے ہم اُس پر بے اعتقادی یا گستاخی کا الزام نہیں لگا سکتے ۔ کیونکہ اگرچہ وہ اپنے ساتھیوں کی صداقت و راستی

کی نسبت بدظن نہ تھا۔ تاہم عقل انسانی کے نزدیک ایسے ایک غیر ممکن الوقوع امر کو دوسروں سے سن لینے۔ اور یقین کرنے کی بہ نسبت بچشم خود دیکھنا۔ اور نہ صرف دیکھنا۔ بلکہ چھونا۔ اور خاطر خواہ اطمینان حاصل کرکے یقین کرنا بدرجہا بہتر سمجھتا تھا۔ علاوہ ازیں خود خداوند نے بھی اُس کی ایسی راز جو تفتیش کو دخل گستاخی نہ سمجھا اور اُس کے حسب دلخواہ طمانیت بخشنے سے اُس کو محروم و مایوس نہ کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "آٹھ روز کے بعد جب اُس کے شاگرد جمع تھے۔ اور تھوما اُن کے ساتھ تھا۔ تو دروازہ بند ہوتے ہوئے یسوع آیا۔ اور بیچ میں کھڑا ہو کر بولا۔ تم پر سلام پھر اُس نے تھوما کو کہا۔ کہ اپنی انگلی پاس لا۔ اور میرے ہاتھوں کو (جن میں آہنی میخوں کے زخم تھے) دیکھ۔ اور اپنا ہاتھ پاس لا۔ اور اُسے میرے پہلو میں (جو بھالے سے چھید گیا تھا) ڈال۔ اور بے ایمان مت ہو۔ بلکہ ایمان لا"۔ اور یوں تھوما جبکہ وہ قوت باصرہ۔ سامعہ اور لامسہ کے ذریعہ معلوم کر چکا۔ تو نہ صرف اُس کی حقیقی پھر زندہ ہوئی انسانیت و جسمانیت کا۔ بلکہ اُس کی الوہیت کا قایل و معتقد ہو گیا۔ اور بلا تامل تسلیم جھکا کر کہا "اے میرے خداوند۔ اور اے میرے خدا" جس پر خداوند نے فرمایا کہ "اے تھوما اس لئے کہ تو نے مجھے دیکھا تو ایمان لایا ہے۔ مبارک وہ ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا۔ تو بھی ایمان لائے"

اب ہم اُن لوگوں سے جو مسیح کی خیالی رویت کے قیاس کو پیش کرتے۔ اور اُس کے فی الحقیقت جی اُٹھنے کو غیر ممکن سمجھتے سوال کر سکتے ہیں۔ کہ کیا یہ بیان صرف کسی خیالی رویت کا ہے؟ کیا خیالی رویت اپنی جسمانیت کو اس طرح پر ثابت کرنے کے لئے مستعد و آمادہ ہو سکتی۔ اور کسی مشتاق رویت کے ساتھ ایسی صراحت کے ساتھ اس قدر عرصہ تک ہمکلام ہو کر اُس کے شکوک و اوہام دلی کو رفع دفع کر سکتی ہے؟ کون محقق اور طالب صداقت ایسے بے بنیاد قیاس کو بمقابلہ ایسی صاف اور واضح تحریری شہادتوں کے قبول کر سکتا ہے؟

مڈیکل مشن

اس میں شک نہیں۔ کہ ہندوستان میں جیسا مڈیکل مشن کی کامیابی ایک یقینی امر ہے۔ ویسا کسی دیگر مشنری ایجنسی کی نہیں ہو سکتی: اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ دیگر مشنری ایجنسیاں جو اس ملک میں ہلاک ہونے والی روحوں کے بچانے اور حیات و نجات بخش بشارت انجیل کی اشاعت کے مبارک و جلالی کام میں سرگرمی و جانفشانی مشغول و مصروف ہیں۔ وہ بلا ضرورت اور محض ناکام ہیں۔ لیکن یہ کہ مڈیکل مشنریز کے لئے اعلیٰ و ادنیٰ خاندانوں میں دخل پانے۔ اور پیغام نجات پہنچانے کے لئے بہ نسبت محض انجیلی مبشر کے زیادہ تر سہولیت حاصل ہو سکتی اور اُس کا پیغام زیادہ تر مؤثر و مقبول ہو سکتا ہے: لوگوں کا علی العموم یہ حال ہے۔ کہ وہ بہ نسبت روحانی عافیت و آرام کے جسمانی صحت و تندرستی کے لئے زیادہ تر فکر مند ہو کر یہ مقولہ ورد زبان کئے ہوئے ہیں کہ "ہزار نعمت اور ایک تندرستی" اور جس قدر وہ جسمانی امراض و تکالیف کے رفع کرنے کے لئے متفکر و مستعد ہوتے ہیں۔ اُس کا عشر عشیر اظہار بھی روحانی امراض۔ یعنے گناہوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے نہیں پایا جاتا۔ اور جبکہ اُنہیں کوئی ایسا مہربان شخص مل جائے جو پہلے اُنہیں جسمانی صحت و آرام۔ اور بعد۔ بلکہ ساتھ ہی روحانی آرام و آسایش کا مژدہ دے سکے تو وہ اُس کو بخوشی و شکر گذاری جلد یا بدیر ضرور قبول و منظور کریں گے: یہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جیسا مشن ڈسپنسریوں میں سامعین توجہ اور بلا حجت واعظ کے کلام کو سنتے ہیں۔ ویسا بازار یا دیگر مواقع پر نہیں سنتے: پس نظر وجوہات مندرجہ بالا ہم یہ نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے مسیحی نوجوان جو اپنے نجات دینے والے خداوند کی خدمت کامیابی کے ساتھ کرنے اور اور روحوں کو بچانے کے مشتاق اور آرزومند ہیں۔ وہ علم الٰہی کے ساتھ علم طب بھی حاصل کریں۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے فی زمانہ آنریبل ڈاکٹر سی ایس والنٹین صاحب ایل ایل ڈی کا مڈیکل مشنری ٹریننگ کالج آگرہ میں سب سے بہتر انسٹیٹیوٹ ہے:

اس کالج کی کارروائی کی نسبت صاحب موصوف اپنے ایک خط مورخہ ۲ نومبر ۱۸۹۴ء میں یوں لکھتے ہیں۔ کہ

"ماہ ستمبر سنہ رواں میں دو طالب علموں نے ڈپلوما حاصل کیا۔ جن میں سے ایک طالبعلم اُس مشن کو جہاں سے وہ بھیجا گیا تھا واپس گیا۔ اور دوسرے کی ابھی تک کہیں تقرری نہیں ہوئی: اگر کسی سوسائٹی کو اُس کی ضرورت ہو تو میں اُس کو بخوشی دے سکتا ہوں"

میں حسب معمول اپنے کالج کا پراسپکٹس بلف خط ہذا بھیجتا ہوں۔ اس کا کام جولائی سے شروع ہوتا ہے: ضرور ہے کہ طالبعلم ایک دیندار مسیحی۔ ناکتخدا۔ سترہ سے اٹھارہ برس عمر تک کا ہو۔ اور داخلہ کے لئے طلبا کو ضرور ہے کہ وہ پنجاب کے مڈل امتحان یا مڈل انگلو ورنیکیولر الہ آباد یا کلکتہ یونیورسٹی کے پاس شدہ ہوں۔

میرے پاس لایق طلبا کے لئے چند سکالرشپ موجود ہیں۔ جو طالب علم کالج میں داخل ہونا چاہیں خواہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں:

امرتسر کے ڈاکٹر لیکنسٹر متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی نے فی الحال کالج کا معائنہ فرمایا۔ اور وہ بخوشی اس کی کارروائی کی نسبت خبر دیں گے۔

غور طلب

چلتے ہوئے منادی کرو۔ اور کہو۔ کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ بیماروں کو چنگا کرو۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرو۔ مُردوں کو جلاؤ۔ دیوؤں کو نکالو۔ تم نے مفت پایا مفت دو

متی ۱۰-۷۔۸

مراسلہ

میلا بٹیشر

ڈیر مسٹر اڈیٹر

گوڈبائی - براہ نوازش سطور ذیل کو درج اخبار گوہر بار کیجئے اور آپ بمعہ اپنے ناظرین کے میلا بٹیشر دیکھئے +

حضرات ناظرین آپ سے اور اہل تواریخ سے پوشیدہ نہیں ہے - کہ ملک ہند ایشیا کی سلطنتوں میں اپنے ڈھنگ کا ایک انوکھا ملک ہے - باشندگان ہند ہمیشہ یہہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم سے زیادہ عقلمند بردہ زمین پر کوئی دوسری قوم نہیں ہے تاہم باوجود ایسے عقلمند و دانا ہونے کے ہمیشہ دیگر سلاطین کے قبضہ میں رہے ہیں: اسی سے منصف مزاج خیال کر سکتے ہیں کہ اہل ہند کیسے دانشمند ہیں - بقول آنکہ - ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں اور کھانے کے اور: غرضیکہ یہہ قوم ایک عجیب غریب قوم ہے - اس کے دیگر حالات سے اس وقت ہمیں کچھ غرض نہیں - مگر تھوڑی دیر کے لئے ان لوگوں کے میلوں کی نسبت اپنی عنان قلم کو اٹھاتے ہیں: ہم نے انڈیا کی سیر کرتے ہوئے صدہا میلوں اور تیرتھوں کو دیکھا - پر ایسا کوئی میلا نہ پایا جہاں بت پرستی نہوتی ہو - خیر اس میں بیچارے ہندوؤں کا چنداں قصور نہیں ہے - کیونکہ ہند میں بتوں کی اس قدر کثرت ہے - جس کے دیکھنے اور سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے - یعنے ہند میں ہندو کا شمار ۱۸ کروڑ ہے - اور دیوی دیوتا ۳۳ کروڑ پس بمجبوری ان کو انکی پرستش کرنا ہی پڑتی ہے: اب ذرا دیر کے لئے بٹیشر کی سیر کیجئے: بٹیشر یہہ قصبہ متعلقہ ضلع آگرہ دریائے جمن کے شمالی کنارے پر آباد ہے - اس میں قنوجیا قوم معروف باچھی آباد ہے اور یہہ لوگ قریباً تمام زمانہ ندی میں: یہہ قوم اول درجہ کی قمارباز اور مفسد ہے - تہذیب ان لوگوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھی ہے: یہاں ایک مہادیو کی مورت ہے جو کہ برہمنال کے نام سے مشہور ہے: اس میلے اور بت کی نسبت مختلف باتیں بکثرت مشہور ہیں - مگر قابل اطمینان ایک بھی نہیں ہے اور نہ کوئی تواریخی ثبوت ہے: پس ثابت ہوا کہ یہہ سب اہل ہنود کی من گھڑت باتیں ہیں: یہاں بوجہہ فرق زمین کے دریا کا پانی الٹا بہتا ہے - اسی سے ان ہندوؤں کا خیال جو کہ علم جغرافیہ نہیں جانتے - یہہ ہے کہ دریا کو مہادیو جی نے الٹا بہا دیا ہے: پر سیاحوں - اور جغرافیہ دانوں پر روشن ہے - کہ جہاں زمین ناہموار ہوتی ہے وہاں اکثر پانی الٹا بہتا ہوا نظر آتا ہے: یہہ میلا ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ سے لگنا شروع ہوا ہے - اور کاتک کے مہینہ میں لگتا ہے: اس میں بڑے بڑے تاجران ہند کے مختلف حصص سے آتے ہیں: واقعی یہہ میلا انڈیا میں بیلوں - گھوڑوں - اور اونٹوں کے خرید فروخت کے لیے اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے: یہاں عجیب غریب تماشے ہوتے ہیں - مثلاً نئی روشنی کے دو چار آدمیوں نے مل کر ایک خیمہ کھڑا کیا - اور پیسہ ٹکٹ لگانا شروع کر دیا - اور لوگوں سے کہنے لگے کہ "ہم میسمریزم کے ذریعہ آدمی کی جان دکھاتے ہیں" - جب اندر جا کے دیکھا تو کیا پایا؟ ایک میز پر روٹی رکھی ہوئی ہے - جس کو لوگ دیکھکر - اور لاجواب ہو کر اپنا سا منہہ لیکر چلتے بنے: دوسرے خیمہ میں بھی ایک پیسہ کا ٹکٹ لیکر داخل ہوئے - اور اندر جا کے کیا دیکھتے ہیں - کہ ایک آدمی جوتا لئے کھڑا ہے - اور حاضرین سے کہہ رہا ہے - کہ "دیکھو یہہ جوتا - نہیں باپ دادا کی قسم ہے جو باہر جا کے کہو": اس میلے میں علاوہ قیمتی اشیاء کے گناہ کی بھی بڑی تجارت ہوتی ہے: اول بت پر پانی ڈالنا دوم تاجران سے جھوٹھ بلوانا - سوم شراب پینا چہارم ٹٹیوں میں جانا - (ٹٹیاں بازاری عورتوں کے واسطے لگائی جاتی ہیں) اب بتلائیے ان لوگوں کی نجات نہوگی تو اور کن لوگوں کی ہوگی - جو آنکھیں رکھتے ہوئے آگ میں کودتے ہیں؟ یہاں انتظام کے لئے علاوہ پولس کے دیگر حکام ضلع آگرہ تشریف لاتے ہیں - انتظام جس خوبی کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ محتاج بیان نہیں - میلے والوں کے لئے علیحدہ پوسٹ آفس - اور پولس سٹیشن قایم کئے جاتے ہیں آفرین ہے گورنمنٹ آفیسرس کو جو کہ اس میلے کا ٹھیک انتظام کرتے ہیں: مگر ایک شکایت ہنوز باقی ہے - اور وہ یہہ ہے کہ بازاری عورتیں ٹٹیاں لگا کے بیٹھتی ہیں - اس سے گورنمنٹ کا سب انتظام خاک میں مل جاتا ہے: اگر عیسائی گورنمنٹ کے وقت میں یہہ برائی نہ گئی تو اور کب جاوگی؟ ہمیں امید واثق ہے کہ حکام ضلع آگرہ سال آیندہ ٹٹیوں کو قایم نہ ہونے دیں گے:

اس میلے میں خاص کر بعض مختلف مشنری سوسائیٹیاں اپنا کام کرتی ہیں: مثلاً پرسبٹیرین مشن - سی - ایم - ایس بپٹسٹ مشن (سال گذشتہ میں بذریعہ بپٹسٹ مشنری صاحبین کے ایک نوجوان ہندو مسمی گنجن نے اسی میلے میں باپ - بیٹے - روح القدس کے نام سے دریائے جمن میں غوطہ لیا تھا: یہہ بھائی ہنوز خداوند مسیح کے کلام میں قایم ہے اور اپنا خاص پیشہ کرتا ہے) ۱۸۹۳ء میں یہاں قماربازوں کو بپٹسٹ مشنری نے خوب سزا دلوائی تھی جس سے لوگوں پر بخوبی روشن ہو گیا تھا - کہ مشنری لوگ برائی کی صورت ہی سے بھاگتے ہیں: یہاں خداوند کے کام کرنے کا نہایت ہی عمدہ موقع ہے - مبشران انجیل و نیز مسیحی سیاحوں کو لازم ہے کہ اگر ان کو خداوند عیسیٰ کا آخری فرمان یاد ہے تو ہم صلاح دیتے ہیں کہ وہ اس میلے میں اس کے جلال کے لئے کچھ کریں: ہم بھی تین روز تک متواتر اس کا کلام سناتے رہے - مشنری لوگ ہمارے ساتھ خوش اخلاقی اور مسیحی محبت سے پیش آئے - برادرانہ محبت کا ثبوت دیا - آخرش ہم ایک

دوسرے سے باہم ملکر - اور خداوند عیسیٰ سے اجازت لے کر اپنے اپنے مقام کو چلدئے :: ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ جو کچھ ہم نے اس میلے میں خداوند کے جلال کے لئے کیا ہے آپ دعا کریں - کہ اس کا پھل جلد ظہور میں آوے - آمین

راقم
ٹریولنگ - کارسپانڈنٹ صوبہ
خاص بھنڈ

یہہ بھی اُس کے ساتھ تھا

فقرہٴ مندرجہ عنوان لوقا کی انجیل کے بائیسویں باب کی چھپنویں آیت میں مذکور ہے - اس کے مطلب پر تھوڑی دیر کے لئے غور اور فکر کریں - تاکہ ناظرین نور افشاں خواہ ہندو ہوں - خواہ مسلمان اُس تاریکی سے جو ابھی تک برٹش انڈیا کے بعض بخش حصص میں چھائی ہوئی ہے - نکل کر آفتاب صداقت کے پرتو جلال سے منور ہو جائیں ::

مصر کے بادشاہ فرعون نے بنی اسرائیل کو کیوں ستایا؟ اس لئے کہ یعقوب کے مصر میں خوشباش ہونے کے کچھ عرصہ پیشتر ایک قوم سے جو ہکساس کہلاتی تھی - اور جو گلہ بانی کرتی تھی سکان مصر کو سخت تکلیف پہنچی تھی - مذکورہ فرعون اور اُس کی رعایا نے اپنے وہم میں یہہ خیال کیا - کہ یقیناً یہہ بھی وہی ہیں - ایسا نہو - کہ ان کی ترقی پھر ہمارے زوال کا باعث ٹھہرے :: پس اُنہوں نے بنی اسرائیل کو اذیت پہنچانے پر کمر باندھی - اُن کی اولاد نرینہ قتل کی گئی اُن سے خشت پزی کی بیگاری - اور اجرت کوڑی نہ دی - یہاں تک - کہ اُن کی ہلاکت کی خواہش میں آپ ہی دریائے قلزم میں غرق آب ہوئے ::

ہمارے ملک ہندوستان میں سلطان اورنگ زیب محمد عالمگیر نے ایک ہندو فرقہ ست نارایں سے متوحش ہو کر کل ہندوؤں پر اس خام خیالی سے - کہ یہہ بھی وہی ہیں اس قدر سختی روا رکھی - کہ آج تک ہمارے ہندو بھائی عالمگیر کو بدی کے ساتھہ یاد کرتے ہیں ::

والیہ بھوپال کے شوہر متوفی امیر الملک والاجاہ نواب صدیق الحسن خان صاحب بھی اسی مرض لاعلاج میں مبتلا ہو کر راہئے ملک عدم ہوئے ::

۱۸۵۷ء میں بعہد کمپنی بہادر کارتوس منہہ سے کاٹے جانے کے حکم پر امریکن پادریوں اور ہندوستانی مسیحیوں کا ستایا جانا - جانوں سے مارا جانا - ابھی تک ہماری آنکھوں کے سامنے ہولناک نظارہ موجود ہے ::

قیصر ہند ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے عہد معدلت مہد میں بعد نفاذ ایکٹ اسلحہ ہندوستانیوں کے مسیح کو قبول کرنے پر یہہ کہنا کہ اب تو یہہ صاحب لوگ ہو گئے - کوٹ پتلون پہنینگے چھری کانٹے سے کھائیں گے ::

پھر اُس پر یہہ کہنا - کہ مس کے اشتیاق میں عیسائی ہو گئے رنڈیوں کا سہارا ہو گیا - بے دہرم ہو گئے - اب تو بد ست سے بھی چھوٹے ::

پھر مسیحیوں سے سخت نفرت اور عداوت - ہر وقت لعن طعن - کنوؤں سے پانی بھرنے کی ممانعت ::

اب میں کہتا ہوں - کہ اگر مسیحی بھی وہی ہیں - اور اسی لئے اُن کی حقارت کرنا اور ان کو تکلیف پہنچانا ہمارے ہندو محمدیوں کے وہم میں ممکن ہے - تو مہربانی کر کے ذیل کی مشکل کو حل کر دیں - جو نہایت خطرناک ہے :: اس عقدہ کے کھولنے میں یقیناً ہمارے معاصر نور علی نور تو ضرور ہی کچھہ نہ کچھہ روشنی عنایت فرمائیں گے - کیونکہ میدان اخبار تنگ نہیں - اور پائے قلم لنگ نہیں :: دیکھئے گذشتہ تواریخ ہند پر نظر ڈالنے سے ثابت ہو چکا ہے - کہ برٹش گورنمنٹ کی مساوی کوئی سرکار اس ملک ہند کو نصیب نہیں ہوئی ::

ریل - تار - جہاز - شفاخانہ - مدرسہ - سڑک - پُل - مختلف کلیں - اسباب تجارت - چھاپہ وغیرہ اس ملک کو کب ملا تھا؟ ::

مذہبی آزادی - ہندو سنکھہ بجائیں - مُلّاں بانگ لگائیں برہمو سماج - دیو سماج - آریہ سماج - سنگہہ سبھا - دہرم سبھا - انجمن حمایت اسلام - اشاعت السنت - تہذیب الاخلاق ایک ایسی مشکل جس کے اضلاع مختلف - اور گوشہ غیر مساوی - پھر بھی چین چان امن امان خوش گذران :: پس عیسائیوں سے عناد و عداوت محض اس غرض سے کہ یہہ بھی وہی ہیں یعنے اُسی خداوند یسوع مسیح کو مانتے ہیں - جسے انگریز بھی اپنا نجات دہندہ جانتے ہیں؟ اولی الامر منکم کی صاف تفسیر ہے یا نہیں اور - الناس علےٰ دین ملوکھم کے خلاف تقریر ہے یا نہیں؟

الراقم
کیدار ناتھہ واعظ انجیل از فرخ آباد

مشن سکولوں کے اصطباغ

براہ عنایت ہماری کل پرسبٹیرین کے مشنری صاحبان اس دھندلے مسئلہ میں ہم کو روشنی بخشیں - کہ یکم جنوری ۱۸۸۹ء سے ۳۰ نومبر ۱۸۹۴ء تک ۶ برس میں مشن سکولوں کے کتنے طلباء کو انہوں نے اصطباغ دیا ہے - اور وہ کتنے ہیں - جنہوں نے براہِ راست عام منادی سے خداوند یسوع مسیح کو قبول کر کے بپتسمہ پایا؟

راقم
کیدار ناتھہ از فرخ آباد ::

جناب ایڈیٹر صاحب

براہ مہربانی سندرجہ ذیل سطور درج اخبار فرماویں مشکور ہوں گا

میں بہت ہی افسوس کرتا ہوں کہ اہل ز عیسائی بھائیوں کو یہہ تو خیال پیدا ہو گیا۔ کہ غریب بھائیوں کو جو انٹرنس پاس شدہ ہیں۔ الف اے۔ بی۔ اے۔ اور ایم اے کی تعلیم دلاویں مگر یہہ بات ان کے خیال شریف میں نہ آئی۔ کہ وہ اُسی چندہ سے جو جمع کیا جاتا ہے ایسے لائق سنادجو خداوند کے کلام کی خوشخبری دینے کی قابلیت رکھتے ہوں تیار کریں: ہم دیکھتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں روحانی اندھے۔ کوڑھی۔ اور ہر طرح کی روحانی بیماریوں میں مبتلا پڑے ہیں۔ جن کی ارواح ہر ایک عیسائی کو بچانی لازم و فرض ہے: ہم تواریخ سے معلوم کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں انقلاب ہوتے آئے۔ اور ہوتے جائیں گے: جیسا کہ ہم سبھوں کو معلوم ہے پھر ہم اس روحانی کام کو کیوں ڈھیلا چھوڑیں۔ اور دنیوی کو جو فانی ہے باقی پر اختیار کریں؟ قیاس غالب ہے کہ شاید وہ صاحبان سرکاری ملازم ہونے۔ اور دنیوی مال و نعمت حاصل کرنیکے لئے دینی تعلیم کے دلانے سے دست بردار ہوتے ہیں۔ اور اُن شاگرد کو دنیوی ڈگریاں اور ڈپٹی اور جج کے عہدے دلوا کر اپنی عزت اور ناموری پیدا کرنا چاہتے ہیں: بھائیو۔ حواریوں کو دیکھو نہ تو وہ دولتمند تھے۔ اور نہ تعلیم یافتہ۔ مگر اُن کے ذریعہ مسیح خداوند کا کلام کیسا پھیلا اور کس قدر وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہوئے:

اگر آدمی ساری دنیا کما دے۔ تو کیا فائدہ۔ اگر اس کی روح ہلاک ہو۔ متی۔ باب ۱۶۔ ۲۶۔ آیت

اب میں یہہ کہتا ہوں۔ کہ ہم کو خدا کا کلام مقدم رکھنا چاہئے جو کہ لکھو کھا جانیں ہلاکت کے بھنور سے نکال کر چشمۂ آب حیات تک پہنچاتا ہے:

اور اگر بالفرض ہم مان لیں کہ وہ دنیوی کام کے بعد دینی بھی کر سکتا ہے۔ تو یہہ ہونا مشکل ہے۔ بلکہ ممکنات سے باہر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ "ہم دنیا اور خدا دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے" میری رائے میں تو یہہ آتا ہے۔ کہ (۱) وہ چندہ خدا کے کلام کی خوشخبری دینے کے واسطے قرار دیا جائے۔ (۲) بعد اس کے حرفت سکھلانے کے لئے جو ہر موقع پر کام آسکتا ہے۔ اور (۳) سب سے آخر میں تعلیم کے لئے ہو۔ تو نہایت ہی بہتر ہوگا: ہمارے لئے یہہ کیا ہی عمدہ نمونہ ہے۔ کہ ولایتی مشنری صاحبان یہاں آئے۔ اور انہوں نے ہماری جان و مال سے مدد کی۔ اور یورپین لوگوں نے نہایت مشقت کے ساتھ چندہ جمع کر کے ہم لوگوں کو خوشخبری دی۔ اسی طرح سے میں اُن بھائیوں سے ملتمس ہوں۔ جو صاحبان توفیق ہیں۔ کہ اپنی اپنی تنخواہوں کا دسواں حصہ اس کار خیر کو مقدم رکھ کر ایثار کریں۔ تاکہ ولایتی پادریوں اور اُن کے ملک کے دوسرے صاحبان کے سر کا بوجھہ جو اس مفید کام کے واسطے زر کا کچھ خیال نہیں کرتے ہیں کچھہ ہلکا ہو۔ فقط

الراقم

ایزک اسمٰعیل مدرس سکاچ مشن سکول کنٹونمنٹ۔ سیالکوٹ

جہالت قوم وزیری و رحمدلی سرکار گورنمنٹ عالیہ

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں

بعد تسلیم نیاز عرض ہے۔ کہ یہہ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر راقم کو ممنون منت فرمائیں: عرصہ قریباً ایک سال کے گذرا ہے۔ کہ میں خود ٹانک میں موجود تھا۔ ہر روز مار دھاڑ اور قتل کی وارداتیں وزیری قوم کی تھانہ و تحصیل میں آتی رہتی تھیں۔ باوجود اس قدر سینہ زوری کے بھی گورنمنٹ عالیہ کی طرف سے اُن پر اس قدر رحم ہوتا تھا کہ قریباً پچاس ہزار روپیہ سالانہ واسطے اُن کی پرورش اور تادیب کے اپنی گرہ سے خرچ کرتی تھی۔ اور یہہ حکم دیتی تھی۔ کہ ناحق خون ریزی اور بیجا فساد نہ کرو: باوجود اس قدر پرورش اور رحمدلی کے قوم مذکور اپنے افعال بد سے باز نہ آئی۔ ناچار سرکار نے حکم دیدیا ہے۔ کہ آپ لوگ ہتھیار جو مثل تلوار و بندوق و پستول ہیں دیدیں برعکس اس کے مردمان قوم مذکور سخت دل ہو کر آمادۂ فساد ہو گئے ہیں: اصل وجہہ اُن کے برگشتہ ہونیکی یہہ ہے۔ کہ قوم مذکور میں ایک مولانا یعنے فرقہ مذکور کا پیشوا دین محمدی کا بڑا عالم قوم مذکور کو دہوکہ دیکر یہہ ترغیب دے رہا ہے۔ کہ میں کلام کے زور سے سرکار انگلشیہ کے لشکر کی تلوار اور بندوق و توپ وغیرہ ہتھیار سب بند کر دونگا اور اسلحہ مذکور کا کچھہ اثر تم لوگوں پر نہ ہوگا۔ اس سبب سے تم لوگ سرکار انگلشیہ کے لشکروں پر غالب آجاؤگے۔ اور ہمیشہ تمہاری فتح رہیگی:

پس اے ناظرین ذرا غور سے اس مضمون کو دیکھو اور خیال کرو۔ کہ جس قوم کے پیشوا ایسے دہوکہ باز ہوں۔ وہ قوم کس طرح منظور نظر خداوند کریم ہو سکتی ہے؟ چنانچہ خداوند کے پاک کلام میں لکھا ہے۔ کہ جو کوئی حکومت یا سلطنت مقرر ہوتی ہے۔ وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے۔ وہ خدا کی مقرری بات کا سامنا کرتا ہے۔ اور خدا کا حکم ٹال دیتا ہے۔ اور گنہگار ٹھہرتا ہے:

الراقم

محمدی فرقہ کا خیر خواہ گلاب خان عیسائی واعظ انجیل شریف از چکوال مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۴ء:

دُعا

یعنے

دو دھاری تلوار

مجھے کامل یقین ہے۔ کہ جو لوگ عقل اور علم پر زیادہ بھروسا رکھتے ہیں۔ میری اس سرگذشت کو سنکر ہنسیں گے۔ لیکن مسیحی ایمانداروں کے نزدیک یہہ بات ناممکنات سے نہیں ہوگی۔ کیونکہ اکثر کئی ایک واقعات اُن کے تجربہ سے گزرے ہوں گے ✤

تخمیناً ڈیڑہ سال کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ یکبیک مجھے کہانسی اور تخمہ کی بیماری نے آگھیرا۔ اول اول میں نے چند علاج (جو بزرگوں کی زبانی سنے تھے) کئے۔ لیکن کچھ فائدہ نہوا۔ بعد میں نے اکثر یونانی حکما کی ادویات کو آزما دیکھا لیکن صحت کہاں (صحت تو خداوند کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے) اس کے بعد میں نے انگریزی ڈاکٹروں کی طرف رُخ کیا لیکن کسی کا معالجہ سود مند نہوا۔ اور بیماری نے مجھے ایسا دبایا۔ کہ نہ تو بدن میں طاقت چھوڑی نہ دماغ میں قوت بعض بعض وقت جب میں نہایت لاچار ہو جاتا تھا۔ تو میری زبان سے اکثر باتیں خداوند کی شان کے برخلاف نکلتی تھیں ✤ اے ناظرین! میری اُس وقت کی مصیبت ایوب کی مصیبت سے کم خیال نہ کرنا شاید اپنے ہلاک ہونے میں دیری ذرا تھی۔ بسمل تھا نیم جاں کو تو چشم لگا رہی تھی طرفہ ماجرا یہہ کہ باوجود اس سب مصیبت کے میں ایسا سنگدل تھا۔ کہ شفایابی کے لئے کبھی خدا سے دعا نہ مانگتا تھا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ شفایابی کے لئے دعا مانگنا فضول بات ہے۔ کیا خداوند نہیں جانتا۔ کہ میرا بندہ بیمار ہے؟ وہ آپ ہی شفا بخشے گا ✤

آخر کار

ایک رات کو مجھے اُس مرض نے ایسا تنگ کیا۔ کہ میں زار زار رونے لگ گیا۔ اور اُسی حالت میں دعا مانگنا شروع کر دیا۔ لیکن زبان سے تو نہ رونے کی آواز اور نہ دعا کے الفاظ نکل سکتے تھے۔ دل ہی دل میں رو رو کر اور آنسو بہا کر خداوند خدا کی منت کرتا تھا۔ کہ اے خدا باپ اس بیماری سے اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کی خاطر مجھے نجات بخش۔ آمین ثم آمین

اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار ✤

نہو اُس سے مایوس اُمیدوار

صرف بارہ ۱۲ یا پندرہ ۱۵ منٹ ہی میں میری حالت بالکل بدل گئے۔ اور مجھے کامل یقین ہو گیا۔ کہ اب بیماری کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے۔ اور درحقیقت ایسا ہی ظہور میں آیا۔

تب روح القدس نے

مجھے یہہ تحریک دلائی۔ کہ خداوند کی بخشش کا اظہار جہاں تک ہو سکے۔ ضرور کرنا چاہئے۔ لیکن میں نے صرف ایک دو موقعہ پر خداوند کی اُس بڑی بخشش کا تذکرہ کیا: اس کے بعد میرے اپنی دل سے بھی یہہ بات اُٹھ گئی جسکی سزا میں پھر بیمار ہو گیا۔ اور پھر بدستور سابق بہت سے معالجات کئے لیکن کسی سے فائدہ نہوا۔ آخر پھر دعا کی طرف رجوع کیا اور شفا پائی۔ تب میں نے یقین جانا کہ دعا فی الحقیقت دو دھاری تلوار ہے۔ جس کا خالی از تاثیر ہونا دشوار ہے۔ سے سفید شفا حاصل ہوئی صحت مدد روح پاک سے ✤ تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی۔

میری غرض اس سرگزشت کے درج نور افشاں کرانے سے یہہ ہے۔ کہ پچھلے سال مجھے ایک منا سونپا گیا تھا۔ جو کہ میں نے رومال میں لپیٹ کے زمین میں دفن کر دیا۔ جس کی سزا میں مجھے رونا اور دانت پیسنا پڑا لیکن اب کے سال مجھے دو منا سونپے گئی ہیں۔ اس لئے میں ایک تو صراف کی کوٹھی میں جمع کراتا ہوں۔ تاکہ سود سمیت لوں۔ اور ایک سے آپ بیوپار کرنے کا ارادہ ہے۔ تاکہ بڑھتی ہو۔ اور جس وقت میرا مالک مجھ سے حساب مانگے اس سے عرض کروں۔ کہ دیکھ تیری اُس منا نے دو اور پیدا کئے تب میرا مالک مجھے اپنی خوشی میں شامل کرے ✤ آمین

الراقم

بندہ دیناناتھ شاد از سپاٹو

مَنقولات

ریورنڈ ٹامس ایونز صاحب امرتسر میں

صاحب ممدوح نے اپنے دورہ میں جیساکہ وہ ہر سال اپنی تشریف آوری سے شہر امرتسر کو مشکور کرتے اور اپنے لکچروں کے ذریعہ سے جمردہ دلوں پر جادو کا اثر کرنے میں بے نظیر ہیں لوگوں کی خدمت میں عجز اور پیار اور محبت بلکہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر عرض کرتے رہے ہیں۔ کل بوقت ۷ بجے شام تھیٹر ہال بابو کنہیالال صاحب میں ایک نہایت فصیح تقریر کی جو بلاغت اور فصاحت میں اپنا بہت کم نظیر رکھتی ہے۔ جس کا اقتباس ذیل میں اس لئے درج کیا جاتا ہے کہ تقریر کو ایسی برجستہ اور راستی پر مبنی تھی کہ لوگ بصورت تصویر نظر آتے تھے۔ جو اس وقت تین سو کے قریب ہوں گے۔ اور کیوں نہو خراب خانہ خراب ہے ہی ایسی چیز جس کو جلدی دیس بدر۔ شہر بدر ملک بدر بلکہ جہاں بدر کیا جاوے اور ہم اس میں کامیاب دکھائی دیویں تو گویا لاکھوں پائے ✤ یہہ تقریر ایسی پر تاثیر تھی کہ ہم کو یقین واثق ہے کہ جن صاحبان نے گوش دل

سے سنی چاہئے وہ شراب ناہنجار کو جان سے عزیز ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں ضرور ہی گرداب توبہ میں پھنسے ہونگے ہر ایک شخص شرابیوں کی حالت کو دیکھکر اندازہ لگا سکتا ہو کہ یہہ کیسی نابکار چیز ہو جس کو شرابی پیار دیکر اپنی جان کھو بیٹھتا ہو اور اخیر میں وہی ملازمین بنکر ڈائن کی طرح کلیجہ نکالنے میں کام کرتی ہو۔ لکچر شروع ہونے سے پہلے کل ایکٹروں نے جو اس وقت موجود تھے (ایکٹروں سے وہ صاحب مراد ہیں جو تھیٹریکل ڈراما میں کام کیا کرتے ہیں) ملکر ایک گیت "تُو نشہ نیوں سے چھڑا یا الٰہی" گایا۔ باجا اور طبلہ نے بھی اپنی سریلی آواز اور تان سے لوگوں کو خوش کیا جب گیت ہوچکا تو پنڈت لشن نراین ہیڈ کلرک صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر محکمہ انہار نے تجویز کیا کہ لالہ کنہیا لال صاحب وکیل جلسہ ہذا کے میر مجلس قرار دئے جائیں۔ سردار سندر سنگھ صاحب وٹنری اسسٹنٹ سول سرجن امرتسر نے تائید کی اور لالہ صاحب موصوف میر مجلس قرار دئے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ پادری صاحب جو اکثر بار شہر امرتسر میں تشریف لاتے ہیں آج اس کام کیلئے اس وقت موجود ہیں کہ آپکی خدمت میں عرض کریں کہ شراب خانہ خراب کیلئے کوئی جرم سرکار نے قرار نہیں دیا ہو حالانکہ کل جرایم کی جڑ یہی ایک شئے ہو یہہ شراب ہی ہو جو انسان کو شرابی چوری جاری بدمعاشی اور دیگر سنگین جرایم کا بھی مرتکب بسا اوقات ہوتا ہو اور آخر کار برباد اور تباہ ہو جاتا ہو۔ اور بتلایا کہ اس نے ملک میں کیسے کیسے نقصانات پیدا کئے ہیں۔ اس پر پادری صاحب موصوف جو ایک بزرگ فرشتہ معلوم ہوتے ہیں اُٹھے اور پیشتر اس کے کہ اپنی تقریر جادو بھری شروع کریں فرمایا کہ بھائیو پیٹھے پچھلے سال آپ لوگوں کی زیارت کی تھی اور اب بھی پھر ایک سال کے بعد آپ کے پیارے پیارے چہرے دیکھنے کا مجھکو اعزاز حاصل ہوا ہو۔ آپ نے ارشاد کیا کہ میں سب سے پہلے بابو کنہیا لال صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ایک ایسا بڑا عالیشان تھیٹر جیسا مکان عوام الناس کے فواید کے لئے بنا رکھا ہو اور ہم کو آج اجازت دی کہ ہم یہاں اپنے دل کی کہیں۔ سب ملکر تالی بجادیں چنانچہ سب نے تالیاں بجائیں اور اظہار مسرت کیا۔ اس کے بعد یوں تقریر شروع کی کہ امرت سر ایک ایسا شہر ہو جس کے معنے امرت کا شہر ہیں۔ امرت کے معنے نہیں اور مرت (مر تو معنے موت یعنے ہمیشہ کی زندگی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہہ کہاں تک ٹھیک ہی جبکہ اس شہر میں بہت لوگوں نے گلبن ناز کو اپنی گود میں لیا ہوا ہو اور یہہ بات کا ثبوت ہو کہ جگہہ بہ جگہہ شراب خانے نظر آتے ہیں۔ رپورٹ سرکاری سے بتلایا اور مقابلہ کیا کہ نسبتاً تین سال گذشتہ میں لاہور امرتسر انبالہ اور دیگر اضلاع پنجاب میں شراب ناہنجار نے کس قدر زور پکڑا اور کیسی مضبوطی سے قدم جمائے کہ اب روز بروز ترقی ہی ترقی ہو۔ آپ نے کہا کہ افسوس صد افسوس اس کام میں اول درجہ لاہور۔ دوم امرتسر اور سوم انبالہ ثابت ہوا ہو۔ چالیس برس کے عرصہ میں کل ہند میں اکیس لاکھ روپیہ کی آمدنی محصول مسکرات کی بڑھگئی ہو۔ اٹھتیس برس پیشتر مسلمان برہمن اور چھتری اعلیٰ قومیں ہرگز شراب کو چھوتی تک بھی نہ تھیں پینا تو در کنار رہا۔ مگر اب حرف پیتے ہی نہیں ہیں بلکہ پینا فخر سمجھتے ہیں۔ جالندھر میں پہلے ایک مسلمان کو شراب خانہ کا مالک پایا۔ کیا ان کے قرآن میں منع نہیں ہو؟ بیشک ہو۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ پیچھا راجہ تھا یرجہ جیسا گرو ویسا چیلہ دونوں کا نرک میں ڈیرا۔ آپ ہرگز انگریزوں کی اس کام میں نقل نہ کیجئے۔ برے کام انگریزوں کے کل چھوڑنے ہوں تو آج ہی چھوڑ دیجئے۔ اور اُن کے اچھے اور نیک کام اختیار کیجئے۔ بعض لوگ یہہ کہتے ہیں کہ ہم صاحب بننا چاہتے ہیں اور اگر شراب نہ پئیں گے تو ہماری عزت و توقیر نہ ہوگی۔ یہہ بات بالکل غلط ہو۔ اگر کوئی انگریز اپنی آنکھ پھوڑ لیگا تو کیا آپ بھی پھوڑ لیں گے۔ صاحبان یہہ ہرگز عقلمندی کے کام نہیں ہیں۔ میں تین برس کا عرصہ ہوا متھرا گیا جو کہ کرشن دیو کی جائے ولادت ہو وہاں صرف ایک ہی دوکان اور وہ بھی برائے نام کہیں شہر کے ایک جانب کو تھی اور وہاں سے نیچ لوگ شراب لیکر پیتے تھے۔ مگر اب اس وقت کی حالت کو جب میں مقابلہ کرتا ہوں تو پاتا ہوں کہ شہر کے بیچوں بیچ چھ دوکانیں شراب کی نہایت شان و شوکت سے سجی ہوئی ہیں۔ اور تقریباً تمام شہر شراب پینے کا عادی ہو۔ ایسے ہی بنارس۔ پریاگ اور گیا کا حال ہو۔ مسلمانوں کا بھی ایسا ہی دکھڑا رونے کے قابل ہو۔ ایک میم صاحبہ نے مجھکو جب میں حیدر آباد دکن میں گیا تو بتلایا کہ شراب کی تو بلیں نظام صاحب کے محل میں چنی رہتی ہیں بیٹھے وہاں پانی مانگا تو جواب ملا کہ یہاں پانی نہیں ہو یہاں تو شراب گلقند ہو۔ بڑے تعجب کی بات ہو اور کلیجہ منہہ کو آتا ہو کہ شراب نے کہاں تک سر نگمیں لگائی ہیں۔ اسی شراب خانہ خراب کی بدولت بڑے نظام صاحب کے فرزند ارجمند اس دُنیا سے کوچ کر گئے۔ راجہ الور کا قصہ ہو۔ کہ جب وہ شراب پیتے تو وزیر باتدبیر جو نیک طینت جامہ انسان تھا اور راجہ مذکور کا نمک پروردہ تھا۔ راجہ صاحب موصوف کو اس اژدھا کے منہہ میں جاتا ہوا دیکھکر نہ رہ سکا اور دست بستہ عرض کیا کہ حضور شراب نہ پئیں یہہ موذی امت کے در جنگہ خراب ذلیل و خوار کرکے بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ راجہ صاحب سخت ناراض ہوئے وزیر مذکور اس وقت تو خاموش ہو رہا۔ مگر پھر موقع جب کبھی پاتا تھا تو مودب ہاتھہ جوڑ کر وہی اپنی پہلی بات کہتا تھا۔ مگر یہہ رویہ وزیر کا راجہ صاحب کی نازک طبیعت برداشت نہ کرسکی۔ اور وزیر موصوف کو خفیہ طور پر مروا دیا جب تفتیش سے راز فاش ہوگیا تو دو مجرموں کو کالے پانی بھیجا گیا اور ایک ان میں سے پھانسی دیا گیا۔ چند روز بعد کثرت شراب کی وجہہ سے راجہ صاحب بھی وفات پا گئے۔ یہہ نتایج شراب کے ہیں جو میں نے یہہ وجوہ بیان کئے۔

کر پھر بھی گھٹتی نہیں بلکہ بڑھتی ہے :: برہمن چھتری - ویش - مغل سید پٹھان سب ہی تو شراب پیتے ہیں اور برباد ہوتے چلے جاتے ہیں - یہہ دیکھکر میرے کلیجہ میں بڑا بھاری درد ہے اور کہتا ہوں کہ یا خدا اس ہند کا کیا مآل ہوگا - حالانکہ میں ہندو نہیں ہوں مگر بنی نوع ہونے کے سبب سے ہمدردی میرے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے اور نہیں ضبط کر سکتا کہ گھر بار لٹ جائے اور میں خاموش بیٹھا رہوں - آج میں نے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب ہز ہر پنجاب کی سوانح عمری مطالعہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہہ ہی شخص ہے جس نے اپنے راج کا ڈنکا پنجاب میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بجایا مگر شراب کے پنجہ میں پھنسکر وہ بھی عہدہ برآ نہ ہو سکا - یہہ موذی کسی کا لحاظ نہیں کرتی - کیا امیر کیا غریب سب اس کے نزدیک برابر ہیں سکندر اعظم جیسوں کو اس نے نہیں چھوڑا - اور اس کے جاہ و حشم کو ملیا میل کر دیا - غرضیکہ آپ نے کامل ایک گھنٹہ حالانکہ آپکی عمر اس وقت ۸۰ برس سے زیادہ ہوگی وہ تقریر کی کہ واہ رے واہ لوگ عش عش کرنے لگے کہ انگریز اور ہندیوں کا ایسا دلچلا خیر خواہ - سب نے خوشی کے ساتھ تالیاں بجائیں اور بھی چند تمثیلیں آپ نے دیں مگر دو تمثیلوں کا اسجگہہ ذکر کرنا نہایت ضروری ہے باقی بخوف طوالت چھوڑ دی گئی - آپ نے تمثیل دی کہ ویدوں میں مدھ سرپویت وغیرہ آیا ہے یعنے کہ شراب مت پیو - دوسری تمثیل ایک بندر کی دی کہا کہ ایک صاحب شراب پیتے تھے اُنہوں نے ایک بندر بھی پالا ہوا تھا جب صاحب موصوف ایک روز حسب معمول شراب پینے لگے تو اُنہوں نے بندر کو بھی ایک پیگ دیا - بندر پی تو گیا مگر رات بھر بہت دق ہوا اور قے کرتا رہا - اور سخت بیمار ہو گیا - دوسرے روز جب صاحب پھر شراب خانہ کو چلے تو بندر کو بھی بلایا - مگر بندر نے سر ہلایا اور کہا کہ کیں کیں اور لگا چلانے (یہاں صاحب موصوف نے ٹھیک ویسی ہی انداز سے بتلایا جیسا کہ بندر کیا کرتا ہے - لوگ مارے ہنسی کے دوہرے ہو گئے) اور سر ہلایا گویا وہ شراب پینا نہیں چاہتا ہے - صاحب موصوف (شرابی) کہنے لگے کہ نہیں نہیں بیٹا نہیں آؤ پوچھ پوچھ پوچھ مگر بندر ہرگز نہ گیا - کیونکہ پہلے روز شراب کا مزہ وہ چکھ چکا تھا اور پورا پورا مآل بھگت چکا تھا - اُس طرف جانا تو کیا رُخ بھی نہ کیا ::

آپ نے فرمایا کہ افسوس ہے جانور مصیبت میں پھنسکر نصیحت قبول کرے اور انسان کان بھی اس طرف نہ دھرے - سعدی شیرازی نے خوب کہا ہے ؎ خوئے بد در طبیعتے کہ نشست - نرود جز بوقت مرگ از دست - اس کے بعد بزرگ پادری نے اپنی تقریر ختم کی :: اس کے بعد کرامت اللہ صاحب نے ایک نظم پڑھی جس کا مطلب یہہ تھا کہ شراب پینے والوں کے لئے تاکہ اُن کو عبرت ہو ہم نے لکچروں اور تھیٹروں ڈراما کے ذریعہ اُن کو عبرت دلانے کی کما حقہ کوشش کی ہے - اس کے بعد احمد الدین صاحب بی اے نے انگلش میں تقریر کی تائید کی بعد اس کے بہت سے لوگوں سے اقرار لئے گئے کہ وہ شراب نہیں پئیں گے :: اسپر ہم اتنا اور ایزاد کرنا چاہتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ یورپین ہماری مدد کو آئیں رگوید آدی اور قرآن کی ہدایات ہمکو بتلائیں مگر ہمکو ہمارے گھر میں کچھہ بھی نظر نہ آوے - اور ایسے سوئیں کہ گویا کبھی جاگنا ہی نہیں ہے - ہماری مراد اس وقت اپنے ملک کے نوجوان تعلیم یافتہ بھائیوں سے خاصکر ہے جو اس غار میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور شراب ناہنجار کو فیشن بنا چھوڑا ہے - اس سے فوراً نفرت کریں اور بزرگ پادری کی نصیحت قبول کریں - ورنہ بہت ہی بُرا انجام ہوگا - مغربی تعلیم جہاں ہمیں اور باتیں سکھلاتی ہے وہاں یہہ ایک بات بھی سکھلاتی ہے کہ ہم اپنے مشرقی لٹریچر کو دیکھیں اور اُسپر کاربند ہوں ؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس :: (عام)

بدھ ۲۸ - نومبر

لاہور میں حضور وائسرائے کی تشریف آوری

عجائب گھر سے حضور وائسرائے کے کیمپ تک بھی خلقت کا ہجوم کم نہ تھا - اور چڑیا گھر کے پاس توشیشن کی طرح ایکایک پر دس گرتے تھے ::

یہاں بھی راستہ میں جابجا شاہی نشانات اور جھنڈیاں لہرا رہی تھیں - اور چونکہ سڑک خوب کھلی تھی - تمام جلوس سب سے بڑھکر لطف خیز نظر آتا تھا ::

غرض نہایت شان شوکت سے حضور کی سواری کیمپ میں پہنچی - جہاں فوج صف بستہ کھڑی تھی جس وقت حضور وائسرائے گاڑی سے اُترے توپوں کی سلامی داغی گئی - حضور انور نے فوج کا ملاحظہ فرمایا اور پھر خیمہ میں تشریف لے گئے ::

۳ بجے سہ پہر کو حضور انور نے دیسی فوج پنشن یافتہ افسروں سے ملاقات کی جو گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے مدعو کئے گئے تھے جو دیسی افسر اس موقعہ پر موجود تھے - ان کے سینوں پر تمغے ان کے کارناموں کو بتلا رہے تھے - بعض کے بدن پر میدان جنگ کے زخموں کے نشانات موجود تھے حضور وائسرائے نے ان سب سے مصافحہ کیا - اور ہر ایک کا تھوڑا تھوڑا حال دریافت کیا - اس کے بعد حضور وائسرائے نے ہز آنر برام ہیڈ کے ہمراہ ایچیسن چیفس کالج کے گرد پھر کر طلباء کے کمروں سامان ورزش وغیرہ کا ملاحظہ فرمایا جس سے حضور بہت خوش ہوئے - پھر حضور کالج کے اندر تشریف لے گئے - جہاں تمام طلباء اپنی اپنی جماعتوں میں مع اُستادوں کے موجود تھے حضور نے طریق تعلیم کالج کا دریافت کیا - اور پھر اپنی تشریف آوری کی تقریب میں ایک دن کی طلباء کو رخصت عطا فرمائی شام کو حضور وائسرائے کا دربار لیوی منعقد ہوا ::

۲۷ - نومبر کو تمام والیان ریاست حضور وائسرائے کی ملاقات کو تشریف لائے قلعہ سے لیکر حضور وائسرائے کے کیمپ تک پولس کا راستہ پر انتظام تھا - سڑک آئینہ کی طرح صاف تھی - اور والیان ریاست کا اپنی جگمگاتی گاڑیوں میں سواروں کے ساتھ یکے بعد دیگرے گزرنا نہایت لطف خیز تھا - سب سے پہلے حضور مہاراجہ صاحب کشمیر و جموں حضور انور کی ملاقات کو تشریف لے گئے ۱۹ توپوں کی سلامی

ہوئی۔ اسکے بعد مہاراجہ صاحب پٹیالہ اپنی پیش بہا بگھی پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ پھر نواب صاحب بہاول پور۔ ۱۷ توپیں سلامی کی سر ہوئیں حسب معمول ۱۰۱ اشرفیاں حضور وائسرائے کی نذر کی گئیں جن کو حضور انور نے صرف ہاتھ لگا دیا۔ پھر راجہ صاحب جیند۔ راجہ صاحب نابہہ۔ راجہ صاحب کپورتھلہ راجہ صاحب منڈی۔ راجہ صاحب سرمور۔ راجہ صاحب فرید کوٹ۔ راجہ صاحب چمبہ اور اُس کے بعد راجہ صاحب سکیت۔ جب والیان ریاست حضور انور کی ملاقات کر چکے تو پھر خود حضور وائسرائے ملاقات بازدید کو تشریف لے گئے حضور کی سواری کے آگے پیچھے فوجوں کا جلوس قابل دید تھا۔ سب سے پہلے حضور انور نے مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر سے ملاقات کی۔ جو اپنی کوٹھی متصل گورنمنٹ ہاؤس میں فروکش ہیں۔ پھر یہاں سے حضور انور میدان پریڈ کو تشریف لے گئے اور جہاں جس ترتیب سے والیان ریاست حضور انور کی ملاقات کو تشریف لائے تھے اُسی ترتیب سے ان سے ملاقات کی جس والئی ریاست کی ملاقات کو حضور تشریف لیجاتے تھے۔ وہاں حضور کی تشریف آوری اور رخصت کے وقت ۳۱،۳۱ توپیں سلامی کی داغی جاتی تھیں چنانچہ اسطرح آج ۶۲۰ توپیں لاہور میں چل گئیں*

حضور وائسرائے نے میونسپل کمیٹی کے اڈریس کا جو جواب دیا ہے ہم اُس کا خلاصہ ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"ممبران میونسپل کمیٹی لاہور جن الفاظ میں آپ نے میرا اور لیڈی الگن کا اس قدیمی شہر میں خیر مقدم کیا ہے میں آپکے واسطے آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ آپ نے اپنی تحریر میں وہ واقعہ میرے والد مرحوم کی زندگی کا درج کیا ہے جس کے باعث پہلے پہل وہ ہندوستان کی سرزمین پر آئے تھے۔ اور پھر اس نازک وقت میں جو کارہائے نمایاں آپکے بزرگوں نے کئے تھے آپ نے اُن کو بھی تازہ کر دیا۔ مذکورہ بالا واقعہ کی جسقدر آپ کو قدر ہے اُس کا اظہار ان الفاظ سے بڑھکر کسی طرح نہیں ہو سکتا جو آپ نے استعمال کئے ہیں اور جن سے صاف ظاہر ہے کہ آپ فرض کی انجام دہی میں کس قدر ہمہ تن دلدادہ ہیں۔ جس کی بدولت میرے والد مرحوم نے یہاں آکر قضا کی تھی*

میرے خیال میں اب تک اس صوبہ نے کسی چیز میں ایسی زبردست ترقی نہیں کی ہے جس قدر میونسپل کمیٹیوں کی افزائش میں۔ کیونکہ پورے ۳۰ سال گزرے کہ بمشکل ایک بھی میونسپل کمیٹی تمام صوبہ میں ملتی تھی۔ جہ جائیکہ اس وقت پنجاب میں ڈیڑھ سو سے زیادہ مقامات ایسے ہیں جہاں ہم کو کسی نہ کسی صورت میں میونسپل کمیٹی نظر آتی ہے۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ آپکو اعتراف ہے کہ آپنے جو اپنے کاروبار اور انتظام و اہتمام کی سرانجام دہی خود اپنے ہاتھوں لی ہے اس کے ساتھ بہت سی ذمہ داریاں لاحق ہو گئی ہیں۔ اور آپ نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ آپ ان کو اس طرح سرانجام دیں گے۔ کہ جس سے آپکے شہر کی شان قائم رہے۔ اور جیسی کہ ہمکو کسی صوبہ کے دار الخلافہ سے اُمید ہو سکتی ہے ویسی مثال قایم ہو*

آپ پر جو سرکاری قرض ہے اور اُس کے سود کا جو آپنے ذکر کیا ہے اس کی نسبت میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ مسئلہ پراونشل گورنمنٹ (آپکے صوبہ کی گورنمنٹ) کے متعلق ہے۔ اور میرے واسطے اس میں رائے زنی میں پیشقدمی کرنا غیر ممکن ہے مگر ہاں میرے خیال میں ہندوستان یا کسی اور جگہہ یہہ اُمید کرنا درست نہیں کہ گورنمنٹ اس شرح سود پر میونسپل کمیٹیوں کو روپیہ قرض دے جس شرح سود پر وہ خود اپنی ضرورت پورا کرنے کو قرض لیتی ہے۔ اور گو ایک دفعہ لین دین کے معاملہ میں جو معاہدہ ہو جائے۔ اُس میں بلا معقول وجہ کے تغیر و تبدل ہونا نہیں چاہئے۔ تاہم ممکن ہے کہ ایسے حالات درپیش آجائیں کہ شرائط مقررہ کی نظر ثانی مناسب معلوم ہو۔ اور جب اس قسم کی کوئی تجویز گورنمنٹ آف انڈیا کے سامنے پیش ہوگی تو اُس پر غور کیا جائے گا۔ آپنے جس طرح میرا استقبال کیا ہے حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا نائب اس سے بڑھکر خواہش نہیں کر سکتا۔ آپ کی وفاداری اور جان نثاری سے مجکو اُمید ہے کہ آپ مجکو اِس وسیع سلطنت کے انتظام میں فرائض کی سرانجام دہی میں مدد دیں گے۔ تاکہ آپ کو اور نیز آپکی نسلوں کو وہ برکتیں نصیب ہوں۔ جو آپ میرے ساتھ متفق ہو کر انگریزی راج کے ساتھ منسوب کریں گے"*

۵ بجے شام کو حضور وائسرائے ملاقات بازدید سے اپنے کیمپ میں تشریف لائے۔ شام کو حضور وائسرائے لیڈی الگن صاحبہ اور دیگر مہمانوں نے حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب کی کوٹھی پر کھانا تناول فرمایا۔ اسی روز لیڈی الگن صاحبہ نے لیڈی اچیسن زنانہ ہسپتال اور لیڈی لائیل ہوم برائے زنانہ طلبا ملاحظہ فرمایا۔ حضور لیڈی صاحبہ دونوں عمارتیں جو دیسی عورتوں کی رفاہ کے واسطے قایم ہوئی ہیں ملاحظہ فرمکر بہت خوش ہوئیں*

پیر کو جب پنجاب کے دیسی پنشن یافتہ فوجی افسر حضور وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوئے تھے تو حضور انور نے سر ڈگبن برام ہیڈ کو مخاطب کر کے ان افسروں کی نسبت جو تقریر کی تھی اُس کا لب لباب ذیل میں ہم درج کرتے ہیں :-

"سر ڈگبن برام ہیڈ ! آپ مہربانی فرماکر ان اصحاب کو آگاہ کر دیجئے کہ ان کی ملاقات سے میں بہت ہی محظوظ ہوا۔ جن کے سینوں پر ان کے کارنمایاں جو ان سے بڑے بڑے معرکوں میں سرزد ہوئے ہیں اس وقت نظر آرہے ہیں انہوں نے اپنی ملاقات سے جو مجکو عزت بخشی ہے میں اس کا مشکور ہوں۔ کیونکہ میں اس کو باعث عزت سمجھتا ہوں۔ کہ آج میں نے ان سے ملاقات کی۔ اور ان کی معرفی حاصل کی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہہ عرصۂ دراز تک زندہ اور سلامت رہیں گے۔ اور مجکو یقین ہے کہ ان کے اور اہل وطن ان کی اس مثال کی تقلید کریں گے"*

واقعات اور رائیں

لاہور میں جواریوں کی گرفتاری +

ہفتہ گذشتہ میں وچھووالی بازار میں بڑا تماشا ہوا ابھی تک اس کا چرچا ہے۔ دن دہاڑے ایک ڈولی معہ کہاروں کے بازار میں آئی۔ ایک بیٹھک پر اس میں سے ایک عورت اوپر چلی گئی۔ کسی نے اُسے جاتے ہوئے نہ روکا بازار والوں نے بھی پروا نہ کی اور وہ بھی بیدھڑک برقع پہنے برابر کوٹھے پر چڑھ گئی۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ چند سفید پوش آدمی آکر اِدھر اُدھر کھڑے ہوگئے اور ذرا ہی شور ہی تھا کہ پولیس کی وردی والے لوگ بھی آگئے۔ بازار میں ایسا رولا مچ گیا کہ ہزاروں خلقت جمع ہوگئی۔ دونوں سرے سے بازار تنگ ہو رہا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ اس بیٹھک پر سے ۸ قمار باز جوا کھیلتے ہوئے پکڑے گئے وہ عورت جو گویا ایک بازاری عورت کی طرح اُن مردوں کے کوٹھے پر اکیلی چلی گئی تھی وہ یورپین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس تھے اور برقع پہنے ہوئے تھے پیروں میں طلائی زیر پائی موزے پازیب وغیرہ زیورات۔ ہاتھوں میں چوڑیاں عجیب انداز کی عورت بن گئے تھے جو برقع سے بار عیاں ہو سکتی تھی انہوں نے بیٹھک پر جاکر قماربازوں کو گرفتار کیا اور جونہی بھاگنے لگے نیچے سے اور کمک پہنچ گئی۔ سنتے ہیں کہ ۱۴ آدمی تھے جن میں سے ۸ کو پولیس نے پکڑا۔ اب چالان کے بعد ۵ تو ضمانت پر اُن میں سے رہا ہیں۔ ایک کی ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ مسٹر منگی صاحب بہادر کا دلچسپ تجربہ عجیب مسرت انگیز ہے کہ کیا خوب سوجھی +

اشتہاروں کی کثرت

آج کل اشتہاروں کی اس قدر بھرمار ہے۔ کہ کوئی اُردو اخبار ایسا نہ ہوگا۔ کہ جس میں ایک دو اشتہار مطبوع نہ ہوں لوگوں نے فی زمانا اپنی اشیاء تجارتی۔ خواہ وہ کارآمد ہوں یا محض ناکارہ۔ فروخت کرنے کا یہہ ایک ایسا طریقہ نکالا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ وہ بہر صورت نفع حاصل کر سکتے ہیں: اگرچہ یہہ کہنا مناسب نہیں۔ کہ تمام اشتہارات جو اس طرح پر مشتہر کئے جاتے ناقابل اعتبار ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اُن میں اکثر ایسے ہیں۔ جو لوگوں کو اشتہاری بامبالغہ باتوں سے دہوکہ دیکر اُن کا روپیہ پیشگی لے لیتے۔ اور جو چیز اُن کو دیتے ہیں وہ یا تو بالکل ناقص یا بہت کم مفید ثابت ہوتی ہے: اس قسم کی شکایتیں بہت اشخاص نے اخبارات میں شایع کرائیں۔ مگر حضرات مشتہرین بدستور اپنے کام میں مشغول ہیں۔ اور لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے عجیب ڈہنگ اختیار کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ صاحب کوکب ہند لکھنؤ لکھتے ہیں کہ:-

"ایک اشتہار آج ہماری نظر سے گذرا جس میں ایک عجیب دوائی کی خبر ہے: اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دوائی سے جوان طالب علموں کا ذہن تیز ہو جائے گا۔ اور وہ بخوبی اپنے سبقوں کو یاد کر سکیں گے۔ اور امتحانوں میں پاس ہو جائیں گے: بیشک مشتہر بڑا ہوشیار آدمی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ بہت سے لڑکے امتحان میں فیل ہو جاتے۔ اور بہت کم پاس ہوتے ہیں۔ پس اس دوا کو بہت طلبا تیزیٔ ذہن اور پاس ہو جانے کی اُمید میں ہاتھوں ہاتھ خریدیں گے":

طلبا کے واسطے کوکب ہند کی یہہ صلاح مفید ہے کہ وہ سادہ کہانا اور پینا جس قدر ضرور ہے کھائیں پئیں۔ اور وقت پر سوئیں تاکہ پڑھتے پڑھتے ان کی طاقت کم نہ ہو جائے: طالب علموں کو ہر طرح کے نشہ اور دوائی سے جو دماغ کو بگاڑ دے اور اُبھارے بالکل پرہیز کرنا چاہئے پس کوئی طالب علم ایسے جال میں نہ پھنسے۔ کہ کسی دوا یا نشہ سے علم حاصل ہو سکتا اور ذہن تیز ہو جاتا ہے:

نامناسب ظرافت

ٹریولنگ نامہ نگار نور افشاں لکھتے ہیں۔ کہ بڈہا پوری ریاست گوالیار کا ایک برہمن ستّی ملدیو حیدرآباد میں ملازم ہے کسی ظریف نے ایک خط شخص مذکور کے فوت ہو جانے کی نسبت ڈاک میں ڈال دیا۔ جس کو پڑھکر اُس کے گھر میں ماتم برپا ہو گیا۔ اور اُس کے لواحقوں نے اُس کے کریا کرم میں بہت سا روپیہ صرف کیا: اب ایک خط حیدرآباد سے اُس کا آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ اور صحیح سالم موجود ہے: یہہ خبر خیریت سُن کر اُس کے رشتہ داروں نے ست نارایَن کی کتہا میں روپیے صرف کئے ہیں بقول نامہ نگار یہہ کیا مزے کے لوگ ہیں:

شاہ ایران کا ناجائز طریقہ

شاہ ایران کو گھوڑ دوڑ کا بہت شوق ہو گیا ہے اور ہز ہائنس نے ایک ایرانی ڈربی گھوڑ دوڑ قایم کی ہے اس میں ۲۷ شاہی گھوڑے دوڑے تھے۔ ہارنے والے گھوڑوں کے مالکوں کو تو کیا ملنا تھا بلکہ جن کے گھوڑے جیتے تھے اُن کو یہہ انعام ملا کہ ان کے گھوڑے ضبط کر کے شاہی اصطبل میں داخل کئے گئے۔ کیونکہ یہہ گستاخی سمجھی گئی کہ انہوں نے شاہ کے گھوڑوں کو زک پہنچنے دی گویا شاہ جمکلاہ کو ایک نیا ذریعہ آمدنی کا ہاتھ آیا +

جنگ چین و جاپان

یاکوہاما سے خبر آئی ہے کہ جاپانی وزارت نے پریسیڈنٹ امریکا کی خواہش صلح کے جواب میں پریسیڈنٹ صاحب کا صد قلب سے شکریہ ادا کیا ہے اور لکھا ہے کہ چین کو اگر جنگ سے توبہ کرکے صلح کرنا منظور ہے تو براہ راست جاپان سے درخواست کرے:: اگر چین فی الحقیقت ایسا مغلوب اور ذلیل ہو گیا ہے کہ جاپان سے صلح کا ملتجی ہو تو جاپان کو کامل فتح حاصل کرنے اور چین کے ہمیشہ کے لئے ذلیل کر دینے میں بیشک حسب دلخواہ کامیابی حاصل ہوگی۔ سرکاری کاغذات سے بتلایا گیا ہے کہ یہہ جنگ چین ہی کی طرف سے پیش آئی ہے اور اگر یہہ سچ ہے تو چین پر افسوس ہے کہ اپنی حالت کے بغیر سمجھے اُس نے جاپان سے جنگ چھیڑنے کی غلطی کرکے اپنی تمام وقعت خاک میں ملا دی:: اگر چین صلح کی درخواست جاپان سے کریگا تو اس صورت میں یورپین طاقتوں کو دست اندازی کرنے کا بہت کم موقع باقی رہیگا:: ایسی حالت میں جاپان کے لئے عقلمندی کی بات یہہ ہوگی کہ وہ بہت سخت شرطیں منظور کرانے کی کوشش نہ کرے کیونکہ جنگ کے فیصلہ میں ہر ایک روز کی تاخیر جاپان کے حق میں بُرا نتیجہ پیدا کریگی:: جاپان کو واجب ہے کہ جیسی بہادری سے فتح کی ناموری حاصل کی ہے ایسی ہی قابلیت سے اس جنگ کو موسم سرما کے پہلے پہلے ختم کر دے کیونکہ اس موسم میں لڑائی مجبوراً ملتوی کرنی پڑیگی اور موسم بہار تک کا وقفہ چین کے حق میں بمقابلہ جاپان کے بہت زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ چیفو سے خبر آئی ہے کہ ۱۰ تاریخ کو پورٹ آرتھر سے قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر چینی اور جاپانی فوج میں ایک سخت جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں جاپانیوں نے بہت نقصان کے ساتھ شکست کھائی اور اُن کی فوج تالینوان کی جانب فرار ہو گئی۔ جاپانیوں کے ۲۰۰۰ سپاہی کام آئے اور چینیوں کے صرف اکیسو قتل ہوئے۔ یاکوہاما سے خبر آئی کہ ۱۶ تاریخ کو جاپانیوں کی ایک فوج کنچو سے دو ڈویژنوں میں منقسم ہو کر پورٹ آرتھر کی جانب روانہ کی گئی ہے:: جاپانیوں کا ایک جہاز باربرداری جس پر چھہ سو سپاہ پیادہ اور پانسو قلی سوار تھے تالینوان کو جاتا تھا کہ آتشزدگی سے بالکل تباہ ہو گیا۔ اور محض اس وجہ سے کہ گھبراہٹ تمام کو نہ تھی اور ضبط و ربط قائم رہا صرف پانچ قلی ضایع ہوئے اور باقی سب لوگ انتظام اور ترتیب سے دوسرے جہاز کی کشتیوں میں اُتارے اور بچ گئے:: چینی وایسرائے لیہنگ چنگ نے حکم نافذ کیا ہے کہ ٹنٹسن کی چینی آبادی کے چاروں طرف فوج قایم کیجاوے تاکہ مفسد سپاہیوں کے حملوں سے باشندے محفوظ رہیں اور ان کا مال بیکا نہونے پائے:: اخبار ٹایمز نے اپنے اوڈیسے نامہ نگار کا مرسلہ پیغام تار شایع کیا ہے جس کا مضمون یہہ ہے کہ یورپ کے دو جہاز باربرداری فوج سے لاد کر دفعتاً ولاڈیوسٹک کو روانہ کئے گئے ہیں:: ٹنٹسن سے خبر آئی ہے کہ کپتان میکلور صاحب چینی بیڑہ جہازات کا نایب امیر البحر مقرر کیا گیا ہے:: ہنگون سے خبر آئی ہے کہ چینی گورنمنٹ نے سخت حکم تمام رعایا کے نام اس مضمون کا جاری کیا ہے کہ چینی رعایا کا کوئی شخص جاپانی ساخت کا کوئی سکہ یا کوئی چیز مطلق استعمال نہ کرے اور اگر کوئی فرد رعایا اس حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب ثابت ہوگا تو اس کا سر تن سے جدا کیا جاویگا۔ اس حکم کی تعمیل میں ہانگ کانگ اور سنگاپور میں تمام چینی لوگ جاپانی ساخت کی کل چیزیں نہایت سستی قیمت پر نیلام کر رہے ہیں ہر چند انہیں ان کو عظیم نقصان اُٹھانا پڑا ہے تاہم حکم مذکور کی تعمیل تاجر لوگ سرعت سے کر رہے ہیں:: ہنگون سے یہہ بھی خبر آئی ہے کہ کانٹن کے باشندوں نے آپس میں چندہ کرکے پچاس لاکھ سکہ تیل جمع کیا ہے جو ہمارے ملک کے ڈیڑھ کروڑ روپیہ سے بھی کسیقدر زیادہ ہوتا ہے اور یہہ روپیہ جاپان کے خلاف جنگ میں چین کی طرف سے صرف کیا جاویگا۔ ایک ہی تاجر مسمی ہنگوی نے تین لاکھ تیل دیا ہے اور یہہ رقم سب سے زیادہ ہے + (عام)

زار روس کی شادی

بتاریخ ۲۶ نومبر زار روس کی شادی نہایت دھوم دھام سے ہوئی۔ رعایا جدید زار اور اُن کی بیگم کو دیکھ کر مارے خوشی کے پاگل ہو رہی تھی:: تمام بازاروں میں جوش سرگرمی و وفاداری برستا تھا:: اس مبارک تقریب کی یادگار میں رعایا پر قابل یاد الطاف مبذول فرمائے گئے ٹیکسوں کا بقایا بالکل معاف کر دیا گیا۔ دہقانوں کے تمام سرکاری قرضے معاف ہوئے۔ تمام قیدیوں کی میعاد میں تخفیف کی گئی۔ سنہ ۱۸۶۳ء کے باغیان پولش جو ملک بدر کئے گئے تھے۔ ان کے قصور بالکل معاف کر دیے گئے اور سب کو روس میں آنے کی کامل آزادی دی گئی کہ مزہ سے بود و باش کریں +

نقب زنی اور ہلاکت

اتوار کی رات کو لکھنؤ میں ایک شخص نہایت بیرحمی کے ساتھ ہلاک کیا گیا۔ جس کی کیفیت یہہ ہے کہ ایک سن رسیدہ مسلمان جس کی عمر ۷۰ برس کی ہوگی۔ مدت سے کچھ روپیہ اس نیت سے جمع کر رہا تھا کہ کسی طرح مرنے سے پہلے مکۂ معظمہ میں پہنچ جائے۔ اس امر کی متعدد شخصوں کو خبر تھی۔ اس خیال سے جب اس نے کچھ روپیہ پس انداز کر لیا اُس نے کڑوں کی ایک بھاری جوڑی تیار کرائی۔ جس کو وہ فروخت کرکے فوراً نقد روپیہ حاصل کر سکتا تھا۔ جو لوگ اس راز سے واقف تھے اُنہوں نے رات کے وقت اُس کے مکان میں گھسکر اُس کا گلا گھونٹنے سے کام تمام کیا۔ اور مال لے کر رفوچکر ہوئے۔ اب پولیس تحقیقات کر رہی ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن سے خبر آئی کہ پرتہہ کے ٹرنیٹی کالج کو ایلن فرگوسن نے آگ لگادی اور اُس کو اِس سخت شرارت کے لیئے ایک سال قید کی سزا ملی - یہہ سرجیمس فرگوسن سابق گورنر بمبئی کا صاحبزادہ ہے ٭

سان فرانسسکو میں اکثر اہل دول سوداگر اپنا اپنا نام سچے ہیروں سے منقوش کراتے ہیں - نیویارک کے ایک لکھ پتی نے ۵۱ ہزار پونڈ خرچ کرکے رومال پر اپنا نام منقوش کرایا ہے : یہہ دولت کے چوچلے ہیں ٭

ولائت میں جواریوں کے خلاف ایک مجلس قایم ہوئی ہے جس کا منشا یہہ ہے کہ گھوڑدوڑ میں جو بازیاں بدی جاتی ہیں اُن کا انسداد کیا جائے اور قانوناً روکی جائیں گھوڑدوڑ کے شوقینوں نے اس کے خلاف مجلس قایم کی ہے ٭

لنڈن کے ایک کلب گھر پر پولیس نے حملہ کرکے سو ممبروں کو گرفتار کیا جو وہاں جوا کھیل رہے تھے وہ سب مجسٹریٹ کے سامنے پہنچائے گئے جس نے اُس وقت اُنہیں زیر ضمانت رہا کیا ٭

برلن سے خبر آئی کہ پرنس بسمارک کی اہلیہ صاحبہ پرنسس بسمارک ۲۷ نومبر کو راہی عالم جاودانی ہوئیں - یہہ سنہ ۱۸۲۴ء میں پیدا ہوئی تھیں اور سنہ ۱۸۴۷ء میں پرنس بسمارک کے ساتھ بیاہی گئیں ::

ولایت کے ایک کارخانہ میں ایک شخص ہے جس کو بیخوابی کا مرض ہو گیا ہے اور ۳۰۰ دن ہوئے کہ وہ برابر جاگتا رہا ہے - نیند مطلق نہیں آتی حسب معمول کہانا کہاتا ہے - اُس کی عمر ستر سال سے متجاوز ہے اور تندرست ہے ٭

آسٹریلیا میں ایک ہوٹل کے مالک نے سیاہی کے بدلے چاکلیٹ سے روٹیوں پر خبریں چھاپنے کی ترکیب ایجاد کی ہے - خریدار پہلے روٹی پر چھپی ہوئی خبر کو پڑھ لیتا ہے اور پھر اُس کو قہوہ کے ساتھ نوش جان کرتا ہے ::

جاپانیوں نے بالآخر ۱۵ گھنٹے کی متواتر جنگ کے بعد پورٹ آرتھر کو فتح کر لیا - اُنہوں نے چینی فوج کو بذریعہ تارپیڈو دوسری جانب مصروف رکھا اور خود اُس مقام میں داخل ہو گئے ::

پورٹ آرتھر کے فتح کرنے میں جاپانیوں کا صرف ۲۵۰ سپاہ کا نقصان ہوا - چینیوں کے قریب دو ہزار سپاہی کام آئے - تمام ذخائر و مخزن جاپانیوں نے لے لیئے - چین کی شکست اب قابل تسلیم ہے ::

شاہ جاپان نے مارشل اویامہ کو پورٹ آرتھر کی نمایاں فتح کے لئے مبارکباد بھیجی - اور لکھا ہے کہ جنگ کو سرگرمی سے جاری رکھو - وہ دن دور ہے کہ جنگ موقوف ہو : جاپانی اب پیکین پر حملہ کی تیاری کرتے ہیں ::

سکاٹ لینڈ کے ایک موجد نے ایک انوکھی کل ایجاد کی جس سے سوت کاتا جائے گا - بقول ہدیہ قیصری دو چوہیاں جن کو اس کل کا چلانا سکھایا جائے گا اس کو چلایا کریں گی : کیا یہہ سچ ہے ؟ ::

ہندوستان میں دو کروڑ پچاس لاکھ بیوائیں ہیں جن میں سے ستر ہزار دس سالہ لڑکیاں ہیں - آریہ درپن اپیل کرتا ہے کہ ہندو لوگ جو آنکھوں پر پردہ ڈالے بیٹھے ہیں ان بیچاریوں پر ترس کھائیں ::

ہندوستان میں بھیکھ مانگنے والے لوگوں کی تعداد پانچ کروڑ سے بھی بڑھ گئی ہے - بقول آریہ درپن اگر دستکاری کی تعلیم کے لئے جابجا مدرسے جاری نہ ہوں تو یہہ تعداد روز بروز بڑھتی جائیگی ::

بقیہ رُوئداد

نمبر ۳ رپورٹ صاحب سکرٹری میونسپل دربارہ اس کے کہ ہیڈ ماسٹر کے یہاں سے بہت سی چھٹیاں انگریزی میں آتی ہیں اگر معمولی چھٹیاں اردو میں آجایا کریں کام بہت آسانی سے ہو جائیگا مع رائے سب کمیٹی تعلیم۔

تجویز ہوئی کہ اول ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کیا جاوے کہ اگر اس طرح سے کارروائی کری جاوے تو کیا عذر ہے۔

نمبر ۴ - روبکار صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۳ اپریل ۱۸۹۲ء ہمراہ منظوری انڈنٹ دوائی ۱۸۹۲ء

تجویز ہوئی کہ اطلاع ہوئی۔

نمبر ۵ - روبکار صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۱۴ اپریل ۱۸۹۲ء دربارہ تقرر ایک کس پنکھہ قلی۔

تجویز ہوئی کہ رکھا جانا پنکھہ قلی کا منظور ہے۔

نمبر ۶ - روبکار صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۲۱ - اپریل ۱۸۹۲ء دربارہ ملنے انعام صہ روشن چپڑاسی اور للعہ روپیہ عبد الخالق کو جہہ کارگزاری ٹیکا۔

تجویز ہوئی کہ دیا جانا انعام کا منظور کیا جاوے۔

نمبر ۷ - تحریر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ظہری بر رو بکار میونسپل کمیٹی لودیانہ دربارہ اس کے کہ ہم بابت تنخواہ مسٹر الڈرج صاحب کوئی رائے نہیں دیسکتے مع عرضی مسٹر الڈرج صاحب۔

تجویز ہوئی کہ دو ماہ دس روز کی تنخواہ دی جاوے۔

نمبر ۸ - رپورٹ سب کمیٹی ظہری رو بکار نمبر ۲۵ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۸۹۲ء دربارہ نیلام ٹھیکہ زمین یکہ خانہ بنابر ۹۳-۱۸۹۲ء بنام بنی مل بہ تعداد ماصہ مع درخواست بنی مل دربارہ انتقال ٹھیکہ مذکور بنام ہیرا لال۔

تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور ہوئی۔

نمبر ۹ - رپورٹ تحصیلدار صاحب میونسپل دربارہ نیلام ٹھیکہ ٹکڑہ زمین دریسی عقب مکانات گہماران بنابر ایک سال بتعداد للعہ بنام نانک چند۔

تجویز ہوئی کہ یہہ زر کرایہ بہت تھوڑا ہے نیلام ٹھیکہ نامنظور ہے۔

نمبر ۱۰ - رپورٹ تحصیلدار صاحب میونسپل دربارہ نیلام ٹکڑہ زمین متصل کوٹھی نواب صاحب بنابر ایک سال بہ تعداد عہ بنام رحمان کشمیری۔

تجویز ہوئی کہ دیا جانا ٹھیکہ منظور ہے۔

نمبر ۱۱ - رپورٹ سب کمیٹی صفائی دربارہ منظوری استعفا پیرا گوجر ٹھیکہ دار چاہ موچ پورہ و منظوری درخواست نہال گوجر بابت چلانے چرسہ چاہ مذکور بمقابلہ عہ ماہوار و حکم صاحب پریزیڈنٹ دربارہ منظوری استعفا پیرا گوجر و منظوری درخواست نہال گوجر بجائے پیرا۔

تجویز ہوئی کہ استعفا پیرا گوجر منظور ہے اور درخواست نہال حسب رپورٹ سب کمیٹی صفائی منظور ہے۔

نمبر ۱۲ - کاغذات لگانے ذخیرہ درختاں گوند۔

تجویز ہوئی کہ صاحب سول سرجن بہادر اپنی رپورٹ سے اسبارہ میں مشکور فرماویں۔

نمبر ۱۳ - عرضی منتھو مالی باغ دربارہ خرید بھوسہ بنابر جانوراں باغیچہ مبلغ للعہ مع رائے سب کمیٹی باغ

تجویز ہوئی کہ للعہ کا بھوسہ زیر نگرانی خواجہ صاحب خرید کیا جاوے۔

نمبر ۱۴ عرضی تحصیلدار میونسپل دربارہ تقرر ایک کس پنکھہ قلی جو نگی خانہ میں بنابر چہہ ماہ۔

تجویز ہوئی کہ منظور کیا جاوے۔

نمبر ۱۵ کاغذات اجرائے نوٹس۔

نمبر	نام ملزم	موقع	زیر دفعہ
۱	مادھو مل کھتری	لوکھرہ	۱۵۴

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام مادھو مل زیر دفعہ ۱۵۴ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے آباد کرنے دکان و صاف رکھنے دکان کے جاری ہو۔

نمبر ۲ دونی چند قانون گو سابق - چاول بازار زیر دفعہ ۱۵۴

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام دونی چند سابق قانون گو زیر دفعہ ۱۵۴-۱۵ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی جاری ہو۔

نمبر ۳ سردار فیض محمد خان - گھاٹی چوہڑیاں زیر دفعہ ۱۵۳

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام فیض محمد خان زیر دفعہ ۱۵۳ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی باغ جاری ہو۔

نمبر ۴ گوری کھتری - محلہ بلوچاں۔

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام گوری کھتری زیر دفعہ ۱۵۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی گھڑہ کے جاری ہو۔

نمبر ۵ روپا و کھڑکا مستری متصل چھاؤنی -

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام روپا و کھڑکا مستری زیر دفعہ ۱۵۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی گھڑہ کے جاری ہو۔

نمبر ۶ رام زرگر - ساون - ہیرا رام - بہمن زرگر - کوچہ چھنیاں زیر دفعہ ۱۵۲۔

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام رام زرگر و ساون و ہیرا رام و بہمن زرگر زیر دفعہ ۱۵۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے اٹھانے و صاف کرنے کے جاری ہو۔

نمبر ۷ منشی و للعلو عطار زرگہان - محلہ دکھنیلڈ گنج زیر دفعہ ۱۵۲ و ۱۶۴۔

تجویز ہوئی کہ نوٹس بنام منشی و للعلو عطار زرگہان زیر دفعہ ۱۵۲ و ۱۶۴ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء میعادی ایک ہفتہ واسطے علیحدہ کرنے مال مویشی جاری ہو۔ - (باقی آئیندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتاب ۔ نئی کتاب ۔ نئی کتاب

چراغ کلام بر طریق حیات ۔ یہہ ایک مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ (Daily Light) کا اُردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کیلئے بیبل کی ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کرکے یوم وار ترتیب دیا ہے جو لوگ عبادتی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُن کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۷۸۴ صفحوں پر اُردو و رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بآسانی کوٹ کی جیب میں رکھہ سکتے ہیں ۔ جلد نرم ہے اور لپٹی جا سکتی ہے رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی مجلد رومن ولایتی چمڑے کی جلد ۱؎ معمولی کپڑے کی ۔ فارسی اُردو ولایتی چمڑا ۔ کپڑا ۱؎

بیبل کے مطالعہ کے لئے سہ سالہ کورس مرتبہ سوس صاحبہ

یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کے لئے میتھوڈسٹ چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۱۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہوکر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے یہہ کتاب بیبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ علاوہ جینٹل اور اوراد روزانہ کے اس کو اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۲ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اُس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عملی ہدایات بھی درج کی ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں ۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں عہد جدید کے ورد دعائے عمیم کے صبح کے ذکر و ورد کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں ✦

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں ۔ کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے ۔ بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کے لئے استعمال ہو سکتا ہے ۔ اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ رومن یا اردو کی چھوٹی بیبل میں رکھا جا سکے قیمت فی جلد اردو یا رومن اُردو ار محصولڈاک اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی کے کتب خانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشتہر سے مقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں ؞

المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور ؞

مخمس بر غزل پادری حسن علی صاحب

سفیر معروضہ کمترین از ناتھہ منت بشر

کمزوریوں میں روح یہہ کب مبتلا نہ تھی
دنیا میں کس حکیم کی مشق جفا نہ تھی
حالت نہ اس اسید کی صورت ذرا نہ تھی
آزار سے گناہ کے ممکن شفا نہ تھی
عیسیٰ کے خوں سوا کوئی اس کی دوا نہ تھی

ایسا تھا دل کا نام قیامت سے حال بد
لرزہ بدن پہ چڑھتا تھا سنکر لحد و مد
جی کانپتا تھا روح بھی تھراتی تھی نہ حد
تھا خوف باز پرس گناہان لا تعد
اندوہ و رنج و یاس کی کچھہ انتہا نہ تھی

ہاتھہ اس طرح لپ سے تلاش علاج میں ؞
تھے نزد کے وارے نیارے تلاش علاج میں
دربدر بھٹک کے مارے تلاش علاج میں
پھرتے تھے مارے مارے تلاش علاج میں
اس بے خطا دوا کی خبر مطلقا نہ تھی ؞؞

ہارج تھا اس مرض میں جو شیطاں پئے شفا
تھے خودسری سے بھوت کے جویا پئے شفا
نیکی کا نقش بھرتے تھے ہر آں پئے شفا
مثل جہاں عمل پہ تھے نازاں پئے شفا
ہم کو نوید فضل کی پہنچی ندا نہ تھی ؞؞

سودا جو تھا حیات کا اعمال نیک پر ؞
تکیہ تھا بات بات کا اعمال نیک پر ؞
سن وعدہ واہیات کا اعمال نیک پر
تھا آسرا نجات کا اعمال نیک پر ؞
دنیا میں کوئی اس سے زیادہ خطا نہ تھی ؞

شامل صحت ہوئی مدد روح پاک سے ؞؞
کامل صحت ہوئی مدد روح پاک سے ؞
ایل صحت ہوئی مدد روح پاک سے
حاصل صحت ہوئی مدد روح پاک سے
تقدیر ورنہ اپنی تو ایسی رسا نہ تھی ؞

عمانوایل ساتھہ خدا ۔ ہمہ خدا ؞
ماہیت اور ذات خدا جوہر خدا ؞
تاریک دل میں نور مہ انور خدا ؞
مہر سپہر فضل و عطا مظہر خدا
توصیف حق سے طبع بشر آشنا نہ تھی

بھٹکے ہوئے جو پھرتے تھے راہ صحیح سے ؞
نشی پلید ہوتی تھی قول قبیح سے ؞؞
شیرینی عمل سے نہ حسن ملیح سے
انسانیت کو فخر ہے ذات مسیح سے ؞
عزت تھی خاک کی مگر اس کی ذرا نہ تھی ؞

تو تو خدا ہے شبہہ کیا روحی لک الفدا ؞
تجھہ بن یہہ کس کا کام تھا روحی لک الفدا
اعجاز عیسوی تیرا روحی لک الفدا
مُردہ کو زندہ کر دیا روحی لک الفدا
دار فنا میں کوئی اُمید بقا نہ تھی ؞

دُنیا کا نور مردمک چشم این و آں ؞
روشن ہر ایک چیز کو کرتا ہے جاودان ؞
الحق وہ آفتاب صداقت ہے بیگماں
یعقوب کے ستارہ سے روشن ہوا جہاں
شمس و قمر میں اُس سے زیادہ ضیا نہ تھی

اجرت کے طور پر نہ لیاقت کا اقتضا
نام مسیح پاک کا سب ہے یہہ خاصتا
منت کی ہر مراد کو بر لا کے دائما ؞
دُنیا و دین کی نعمتیں بخشیں جواد خدا ؞

پادری ای ۔ پی نیوٹن صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں اتھہ و ائلی کے اہتمام سے چھپا